آیت "ان کانت ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ" کی شان نزول کے بارے میں جو فرمایا ہے اس سے اس بات کی تصریح ہو جاتی ہے کہ ان قرضوں کا تعلق زراعت سے تھا نہ کہ تجارت سے (اسباب النزول ص ۶۴) اور اس زمانے کی زراعت کو ماہرین پیداآوری میں گنتے۔

سورہ بقرہ کی آیت "انما البیع مثل الربٰو" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کفار عرب "دعویٰ کرتے ہیں کہ اصل چیز تو سود ہے۔ معیشت کی بنیاد تو ربٰو ہے۔ ان کے نزدیک اس بنیاد سے مماثلت رکھنے کی ہی وجہ سے تجارت، ان کے نزدیک قابل تسلیم ہے"۔ لیکن اس رواج عام کے باوجود عرب جاہلیت سے پیداآور سود کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے کئی صفحات یہ دکھانے میں صرف کیے ہیں کہ عرب کے اردگرد کے ممالک میں پیداآوری سود رائج تھا اس لیے عرب اس سے واقف اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے لیکن اس تاثر کی تائید میں کوئی ٹھوس واقعہ نہیں ملتا۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جٹینین (متوفی ۵۶۵ء) کے عہد میں شام میں انتہائی شرح سود بارہ فی صد تھی اور یہ بھی مانتے ہیں کہ عرب میں اگر قرضدار وقت مقررہ پر ادائیگی نہ کر سکتا تھا تو اصل کو مع سود دوگنا کر دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ واضح نہیں فرماتے کہ صد فی صد مرکب سود کے خطرہ کے ہوتے ہوئے کوئی شخص سودی سرمایہ کو تجارت کے لیے کیسے استعمال کر سکتا ہے؟ اسی وجہ سے عربوں نے اپنے لیے مضاربت کا طریقہ چن لیا تھا اور تجارت کے معاملہ میں سودی سرمایہ سے بے نیاز ہو گئے تھے۔ حالانکہ یورپ میں مضاربت کا پتہ گیارھویں صدی عیسوی تک نہیں ملتا اور اس وقت بھی اس کی طرف التفات کی وجہ یہ تھی کہ پوپ کے احکام کی وجہ سے سودی سرمایہ قریباً قریباً ناپید ہو گیا تھا۔

اصطلاحی معنی کے نام سے فاضل مصنف ربٰو کی تعریفیں پیش کرتے ہیں لیکن دراصل یہ فقہی تعریفیں ہیں۔ اگر یہ دریافت ہو سکتا کہ عرب جاہلیت میں لفظ ربٰو کن اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے تو ربٰو کی نوعیت کے بارے میں ساری بحث ختم ہو جاتی۔

زیر تبصرہ کتاب میں تاریخی، فقہی اور تنقیدی نقطہ ہائے نگاہ سے بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں اور اس لیے اس کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ فاضل مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس ضروری مواد کو اکٹھا کیا ہے لیکن جو لوگ نفع آور کاموں کے لیے مطلوبہ سرمایہ حاصل کرنے کا عملی مگر اسلامی طریقہ دریافت کرنا چاہتے ہیں ان کی اس کتاب سے رہنمائی نہ ہو سکے گی۔

قرآنی قوانین و اقدار

مؤلفہ محترم جناب پرویز صاحب

ناشر: ادارہ طلوع اسلام- ۲۵- بی گلبرگ- لاہور